﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ (الإسراء: ۲۳)

اور تیرے رب نے حکم کردیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو، اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔ (قرآن)

اسلام
اور ماں باپ

اصلاحِ معاشرہ سلسلہ اشاعت نمبر-۲۸

حضرت مولانا **سیّد ارشد مدنی** صاحب دامت برکاتہم

صدر المدرسین

واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ:

دفتر اصلاح معاشرہ کمیٹی

دار العلوم دیوبند

۲۰۲۱ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام اور ماں باپ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

ماں باپ کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے کا قرآن شریف میں بار بار ذکر کیا گیا ہے بلکہ اللہ کے حق کے بعد مختلف آیتوں میں ماں باپ کے حق کو بیان کیا گیا ہے اس ترتیب میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اگرچہ اصل حقیقت کو دیکھتے ہوئے تو تمام انعام واحسان اللہ ہی کی طرف سے ہیں لیکن دنیا میں دیکھتے ہوئے اللہ کے بعد سب سے زیادہ انسان پر احسانات ماں باپ کے ہیں کیونکہ وہی دونوں بظاہر دنیا میں اس کی پیدائش کا سبب بنے اور بچپن سے جوانی تک تمام سخت سے سخت مراحل میں ماں باپ ہی اس کی ہر قسم کی ترقی اور بقاء کا سبب بنتے رہے اسی لئے مختلف آیتوں میں پہلے اللہ کے حق کی ادائیگی اور پھر اس سے ملا کر ماں باپ کے حق کی ادائیگی کا حکم دیا گیا ہے۔

سورہ نمبر ۲/آیت نمبر ۸۳ :

﴿وَإِذْ أَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ لَا تَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَاناً﴾

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا کہ اللہ کے سوا کسی کی پوجا نہیں کروگے اور ماں باپ سے اچھا سلوک کروگے۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کی ایسی اہمیت ہے کہ صرف اسلام مذہب ہی میں نہیں بلکہ پہلے آسمانی مذاہب میں بھی اللہ نے یہ حکم اتارا تھا اور مذہب کے ماننے والوں کو اس کا پابند بنایا تھا۔

سورہ نمبر۴/آیت نمبر۳۶/میں پھر اللہ نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ:

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

اور تم لوگ ایک اللہ کی عبادت کرو اسکا کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ اچھا معاملہ کرو۔

اس آیت میں ۹/طرح کے لوگوں سے حسن سلوک اور اچھا معاملہ کرنے کا حکم ہے لیکن چونکہ ماں باپ کا مرتبہ اللہ کے حق کے بعد سب سے بلند ہے اس لئے ان دونوں کے ساتھ حسن سلوک کو سب سے مقدم رکھا ہے لیکن اسی مضمون کو سورہ نمبر ۱۷/آیت نمبر۲۳/۲۴/میں زیادہ وضاحت اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ○ إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا ○ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ○ رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا فِي نُفُوسِكُمْ﴾

اور تیرے رب نے حکم کر دیا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت مت کرو، اور تم لوگ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو، اور اگر تیرے پاس ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائیں تو ان کو کبھی ''ہوں'' بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا، اور ان سے ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے عاجزی کر کے نیازمندی سے کندھے جھکا دینا اور دعا کرنا کہ ''اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جیسا ان دونوں نے پالا مجھ کو چھوٹا سا، تمہارا رب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔

بڑھاپے میں ماں باپ کو خدمت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے جس سے کبھی کبھی اولاد اور گھر والے اکتانے لگتے ہیں عمر زیادہ ہو جاتی ہے تو کبھی کبھی

ہوش وحواس بھی ٹھکانے نہیں رہتے مزاج چڑ چڑا ہو جاتا ہے بالخصوص ایسے وقت میں اولاد کا امتحان ہوتا ہے یہ آیت شریفہ اسی حالت میں اولاد کو آگاہ کر رہی ہے، بڑی سعادتمند اولاد کا کام ہے کہ ایسے وقت میں بوڑھے والدین کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری سے رتی برابر بھی دل برداشتہ نہ ہو، اس آیت میں قرآن نے تنبیہ کی ہے کہ ماں باپ کو ایسی حالت میں جھڑکنا اور ڈانٹنا تو دور کی بات ہے زبان سے ''ہوں'' کہنا بھی اللہ کو پسند نہیں ہے ایسی حالت میں بھی تجھ پر واجب ہے کہ ان سے بات کرتے وقت پورے ادب اور تعظیم کا خیال رکھ اس طرح بات کرو جیسے ایک خطا کار غلام اپنے سخت مزاج مالک اور آقا سے بات کرتا ہے۔

''اے میرے رب ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے پالا مجھ کو چھوٹا سا'' کا مطلب ہے کہ جب میں بالکل کمزور و ناتواں تھا انھوں نے میرے پالن پوسن میں خون پسینہ ایک کر دیا رات اور دن میرے راحت و آرام کی ایسی فکر کی کہ اپنے راحت و آرام کو بھول گئے، اور ہر آفت سے بچانیکی کوشش کرتے رہے، بارہا میری خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالی اب ان کے بڑھاپے اور ضعیفی کا وقت آیا ہے تو جو کچھ میرے بس میں ہے ان کی خدمت اور تعظیم کرتا ہوں لیکن ان کی خدمت کا پورا حق ادا نہیں کر سکتا اس لئے تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ اس بڑھاپے میں بلکہ موت کے بعد بھی ان پر رحمت کی نظر فرمائیے۔

''تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دل میں ہے'' یعنی ماں باپ کی تعظیم و تکریم اور ان کے سامنے تواضع اور عاجزی دل کی گہرائی سے ہونی چاہئے، اللہ جانتا ہے کہ کون کیسے دل سے ماں باپ کی خدمت کرتا ہے اگر تم سچے دل سے اخلاص کے ساتھ اپنے اللہ کی رحمت حاصل کرنے کے لئے ماں باپ کی خدمت کرو گے تو وہ تمہاری غلطیوں اور گناہوں کو معاف فرمائیگا اور بخش دے گا۔ (تفسیر عثمانی)

یہاں اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے معاملہ کی تلقین کی جارہی ہے وہ ان کے احسانات کیوجہ سے ہے جن سے کوئی بھی آدمی منھ نہیں موڑ سکتا نہ انکار کرسکتا ہے اور یہ احسانات مذہب سے متعلق نہیں ہیں..... بلکہ ماں باپ کو چاہے ان کا مذہب کچھ بھی ہو اپنی اولاد سے ایسی محبت ہوتی ہے جو ان کے سواء کہیں اور نہیں مل سکتی اسی لئے قرآن میں جگہ جگہ صرف ماں باپ کے حق ہی کو بنیاد بنا کر ان کے ساتھ اچھے معاملہ کا حکم دیا گیا ہے لیکن اللہ جس نے سارے جہان کو پیدا کیا ہے اور انسان کو اتنی نعمتوں سے نوازا ہے جن کا شمار کرنا اور شکر ادا کرنا بھی اس کے بس سے باہر ہے اس کا حق ماں باپ کے حق سے بہت اہم اور بلند ہے اس لئے ہر جگہ ماں باپ کے حق کو اولیت دی جائیگی لیکن جہاں تمام جہان کے پیدا کرنے والے اللہ اور ماں باپ کے حق آمنے سامنے ہوجائیں گے تو اللہ کے حق کو ہی ماں باپ کے حق پر ترجیح دی جائے گی۔

چنانچہ سورہ نمبر ۲۹/آیت نمبر ۸/اور سورہ نمبر ۳۱/آیت نمبر ۱۵/میں اللہ نے فرمایا ہے کہ اے مسلمان ''اگر ماں باپ تجھ پر زور ڈالیں کہ تو کسی کو میرا شریک اور ساجھی بنا، تو تو ان کی تابعداری نہ کر'' کیونکہ اللہ کا حق ماں باپ کے حق پر بھی بھاری ہے، یہ آیت حضرت ''سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ'' کے بارے میں اتری ہے یہ اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے تھے اور ان کے بہت فرمانبردار تھے ماں کا نام ''حمنہ'' تھا جو ''ابوسفیان'' کی بیٹی تھیں جب ''سعد'' ایمان لے آئے اور ماں کو پتہ چلا تو قسم کھالی کہ جب تک تم اپنے باپ دادا کے دین پر واپس نہیں آجاؤ گے میں کھانا نہیں کھاؤں گی اور بھوک پیاس میں مرجاؤں گی اس کے باوجود بھی اس آیت کے حکم کے مطابق حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایمان کو مضبوط پکڑا اور ماں کی اطاعت میں کسی کو اللہ کا ساجھی نہیں مانا۔

لیکن سورہ نمبر ۳۱/آیت نمبر ۱۵/میں اللہ کے حق کو ماں باپ کے حق پر ترجیح دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی حکم دیا ہے "صَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا" "دنیا میں ان کے ساتھ اچھائی سے بسر کرنا" یعنی دین میں تو تم اللہ کے حکم کے مقابلہ میں ان کا کہنا نہ مانو مگر دنیا کے کاموں میں جیسے ان کی جسمانی خدمت یا مالی اخراجات جیسے دوا علاج وغیرہ اس میں کمی نہ ہونے دو، بلکہ دنیا کے معاملات میں عام دستور کے مطابق معاملہ کرو ان کی بے ادبی نہ کرو اور ان کی بات کا جواب اس طرح نہ دو جس سے ماں باپ کا دل دکھے۔

اس سے پتہ چلا کہ قرآن ماں باپ کی خدمت اور اطاعت کا حکم مذہب کی بنیاد پر نہیں دے رہا ہے بلکہ اس کی بنیاد وہ عظیم الشان ان کے احسانات ہیں جن پر تیری پوری زندگی اور زندگی کی بہاریں موقوف ہیں حدیث میں آتا ہے کہ حضرت اسماء نے حضرت محمد ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں جو بتوں کی پوجا کرتی ہے اور وہ اسلام کو نہیں چاہتی مجھ سے ملنے کے لئے آئی ہے کیا میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی خاطر مدارات اور خدمت کروں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ہاں اس کی خاطر مدارات کرو، یعنی ماں ہونے کی حیثیت سے اس کے حق کو ادا کرو، اگر چہ وہ مسلمان نہیں ہے، اور یہی حکم آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیا کرتے تھے، حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ ایمان نہیں لائی تھی ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ماں کو ایمان لانے کی تلقین کرتے رہتے تھے لیکن مانتی نہیں تھیں ایک دن بیٹے نے ایمان لانے کو کہا تو غصہ آ گیا اور ماں نے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا اور رسول اللہ ﷺ کو بھی برا بھلا کہا، ابوھریرہ رضی اللہ عنہ روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہونچے اور روتے ہوئے عرض کیا کہ میری ماں کے لئے ہدایت کی دعاء کر دیجئے آپ ﷺ نے فوراً دعا فرمائی کہ اے اللہ

ابوھریرہ کی ماں کو ہدایت دیدیجئے، آپ خوشی سے روتے ہوئے گھر پھونچے تو ماں نے ان کے پیروں کی آہٹ سنی تو اندر ہی سے کہا کہ اندر نہ آنا انتظار کرو، ماں غسل کر رہی تھی فارغ ہونے کے بعد کپڑے لپیٹ کر جلدی سے آکر دروازے کھولے اور کہا کہ ''میں دل سے گواہی دیتی ہوں کہ اللہ ایک ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں'' اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ماں باپ اگرچہ مسلمان نہ ہوں پھر بھی ان کی ہر کڑوی سے کڑوی بات برداشت کی جائے گی، کیونکہ اللہ کے رسول کی شان میں کوئی بری بات ابوھریرہ برداشت نہیں کر سکتے تھے لیکن اللہ کے رسول کا حکم بھی تھا اور تعلیم بھی دی گئی تھی اس لئے برداشت کر گئے اور روتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حضرت محمد ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا کہ باپ جنت کا درمیانی دروازہ ہے اب تجھے اختیار ہے کہ (اس کی نافرمانی کر کے) اس کو کھو ڈالو یا (باپ کی اطاعت کر کے) اس کی حفاظت کرو۔ دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔

عمرو بن مرّہ الجہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے آکر حضرت محمد ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ایمان رکھتا ہوں کہ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں، میں پانچ نمازیں بھی پڑھتا ہوں اپنے مال کی زکوٰۃ بھی دیتا ہوں، رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں، یہ بتائیے کہ یہ سب کام تو اللہ کے لئے ہیں مجھے کیا ملے گا آپ ﷺ نے جواب دیا کہ جو آدمی یہ کرتا ہوا مریگا قیامت کے دن وہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ اس طرح ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں، مگر شرط یہ ہے کہ وہ ماں باپ کی نافرمانی نہ کرتا ہو۔

آپ کے فرمانے کا مطلب یہ ہوا کہ اگر دنیا میں کوئی ایمان والا نماز روزہ زکوٰۃ ادا کرتا ہو لیکن ان اچھے کاموں کے ساتھ ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ کرتے کرتے مر گیا تو ایمان، نماز، روزہ اور زکوٰۃ اعمال صالحہ تو اس کو جنت کی طرف لے جانا چاہیں لیکن ماں باپ کی نافرمانی اتنا بڑا گناہ ہے جو دیوار بن کر سامنے آجائیگا کہ جب تک اس گناہ کی سزا نہیں بھگتیگا جنت میں نہیں جا سکے گا۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نے آکر حضرت محمد ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ماں بالکل معذور ہے جو کچھ بچپن میں وہ میری خدمت کرتی تھی اب میں اسی طرح اس کی خدمت کر رہا ہوں تو کیا اس کا حق ادا ہو جائیگا.....آپ ﷺ نے جواب دیا کہ نہیں.....مطلب یہ ہے کہ جب وہ تیری خدمت کرتی تھی تو اس کے دل میں تیری محبت اور خیر خواہی کا سمندر اترا ہوا تھا وہ ہر وقت تیری تندرستی خوش نصیبی اور درازیٔ عمر کی دعا کرتی تھی اور تو اس وقت اس کی خدمت کرتا ہے تو تیرے دل کا داعیہ ہے کہ اے اللہ ایمان کے ساتھ اس کی مشکل کو آسان فرما دے، تو دونوں برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ادھار ادا ہو سکتا ہے۔

اس لئے ہر وہ آدمی جس کے سر پر ماں باپ کا سایہ ہے یا دونوں میں سے ایک زندہ ہیں تو اس کے وجود کو اللہ کی بہت بڑی نعمت سمجھ کر قدر دانی کرنی چاہئے اور ہر قیمت پر ان کے دل کو خوش رکھنا چاہئے اور دعائیں لیتے رہنا چاہئے۔

۞ ۞ ۞